بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

جلد ۵۰/۱۵ | ۲ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۲ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳۱ جنوری بوقت ۷ بجے شام

حضور اقدس کو آج شام گھبراہٹ کی تکلیف رہی

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے

آمین ؛

سلسلہ احمدیہ کے مخلص فدائی اور ممتاز خادم

محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب وفات پا گئے

إنا لله وإنا إليه راجعون

ربوہ ۳۱ جنوری۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کے فرزند اکبر محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب مورخہ ۳۰ اور ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب پونے بارہ بجے کے قریب ربوہ میں بعمر ۶۳ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ مورخہ یکم فروری کو صبح ساڑھے نو بجے ادا کی جائے گی۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور سلسلہ احمدیہ کے بہت مخلص، فدائی اور ممتاز خادموں میں سے تھے۔ اسلام و احمدیت اور سلسلہ کے ساتھ ان کی محبت و عقیدت اور وابستگی و شیفتگی والہانہ عشق کا ایک نمایاں اور خصوصی رنگ لئے ہوئے تھی۔ آپ کو سابق بالخیرات ہونے اور جلیل القدر خدمات کی وجہ سے کئی خصوصی امتیاز حاصل تھے۔ سب سے اول یہ کہ آپ نے اپنے والد محترم حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم سے بھی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ہی آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ہر چند کہ آپ جماعت کے باقاعدہ مبلغ نہیں تھے۔ تاہم زندگی بھر اسلام و احمدیت کے نڈر اور بے باک مبلغ کے طور پر ایسی نمایاں اور شاندار خدمات سرانجام دیں جو دیگر احباب اور آنے والی نسلوں کے لئے قابل رشک و قابل تقلید مثال کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ بسلسلہ ملازمت و پریکٹس ایک لمبا عرصہ بیرونی ممالک میں مقیم رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے مشرقی افریقہ کے متعدد علاقوں، انگا، فلپائن اور بورنیو میں متعدد جماعتیں قائم کیں۔ ان سب ممالک اور علاقوں میں سینکڑوں افراد کو آپ کے ذریعہ قبول حق کی توفیق ملی۔ پھر قرآن مجید سے عشق کا یہ عالم تھا کہ بڑی عمر میں آپ نے چار ماہ کے اندر اندر از خود ہی قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ کی ان نمایاں خدمات نیز اسلام و احمدیت اور سلسلہ کے ساتھ آپ کے اس جذبۂ عشق کی وجہ سے آپکو اللہ تعالیٰ نے یہ نمایاں اعزاز بخشا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساری جماعت کے سامنے آپکے نمونے اخلاص اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بہت شاندار الفاظ میں خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر ایک خاص فضل یہ ہوا کہ اس نے آپ کی اولاد کو بھی خدمت دین کے جذبے سے نوازا چنانچہ آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم نصیر الدین احمد صاحب ایم۔اے بیرالیون میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ وہ وہاں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج ہیں اس سے قبل وہ کئی سال تک مغربی افریقہ کے ایک اور ملک نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے ایک اور ممتاز خادم مبلغ امریکہ محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے مرحوم و مغفور آپ کے داماد تھے آپکے ایک اور داماد مکرم مرزا ادریس احمد صاحب بورنیو میں سلسلہ احمدیہ کے مبلغ کی حیثیت سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔

ادارۂ الفضل آپکی وفات پر آپکی اہلیہ صاحبہ محترمہ آپکے برادران مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نیز آپکے فرزندان مکرم نصیر الدین احمد صاحب اور مکرم منیر الدین احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے

درویش بھائیوں کے لئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

چوہدری حسن دین صاحب اور حکیم عبدالرحیم صاحب درویشان قادیان بعارضہ ناسور، ٹانگ و فالج زیادہ بیمار ہیں، جملہ احمدی بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے ان بھائیوں کو شفا دے۔ اور انہیں تسکین اور راحت اور برکت کی زندگی عطا کرے؛ آمین

مرزا بشیر احمد ربوہ

وعدہ جات تحریک جدید بھجوانے کی آخری تاریخ

۲۸ فروری ۱۹۶۱ء کے بعد بھجوائے جانیوالے وعدے بعد از وقت متصور ہوں گے

ہر سال تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان سے ایک معین مدت تک احباب جماعت کے وعدے روزانہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال اس مدت کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء مقرر کی جاتی ہے۔ جن خطوں پر ۲۸ فروری کی مہر ہو گی وہ بھی وقت کے اندر متصور ہوں گے۔ اس کے بعد موصول ہونے والے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں سے محروم رہیں گے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت اس بات کی پوری تسلی فرمالیں کہ ان کے وعدے وقت کے اندر اندر مرکز کو بھجوا دیئے گئے ہیں یا بھجوا دیئے جائیں گے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت دنیا میں ایک عظیم الشان رُوحانی تغیر پیدا کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے

دُنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ وہ واقعی ایک تغیر چاہتی ہے۔ لیکن یہ تغیر قلوب کی اصلاح کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا

اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا کرو۔ کہ اس کے بغیر تم دوسروں کے قلوب کی اصلاح نہیں کر سکتے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے۔ جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں تغیر پیدا کرنے کے

دو ہی ذرائع ہوتے ہیں

ایک اندرونی اور ایک بیرونی۔ بعض علوم اور بعض تغیرات باہر سے اندر کی طرف جاتے ہیں اور بعض علوم اور بعض تغیرات اندر سے باہر کی طرف جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ہم نے تیرے دل پر کلام نازل کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی پہلے دل پر نازل ہوئی اور اس کے بعد اس نے افکار، آنکھوں اور کانوں پر اثر کیا۔ پس بعض علوم باہر سے اندر کی طرف آتے ہیں۔ پہلے وہ کانوں اور آنکھوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، پھر

احساسات اور جذبات پر

اثر انداز ہوتے ہیں۔ پھر دماغ پر اثر کرتے ہیں اور اس کے بعد دل پر اثر کرتے ہیں۔ لیکن بعض علوم پہلے دل پر نازل ہوتے ہیں۔ پھر افکار یعنی دماغ پر ان کا اثر ہوتا ہے۔ پھر ان کا اثر کانوں اور آنکھوں پر ہو گا۔ قرآنی علم کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ باہر سے اندر آنے والا علم نہیں۔ بلکہ وہ ان علوم میں سے ہے۔ جو اندر سے باہر کی طرف آتے ہیں۔ پہلے وہ دلوں پر نازل ہوتے ہیں اس کے بعد وہ افکار اور کانوں اور آنکھوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کا منبع غیب سے تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ پہلے وہ دل کی صفائی کرتے ہیں، پھر دماغ کی صفائی کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ کانوں اور آنکھوں کی صفائی کرتے ہیں۔ پس دنیا میں اصلاحات اور تغیرات کے دو ہی طریق ہیں اندرونی اور بیرونی۔

اندرونی تغیرات وہ ہوتے ہیں

جو پہلے دل پر اثر انداز ہوں۔ اور پھر باہر کی طرف آئیں۔ اور بیرونی تغیرات وہ ہوتے ہیں۔ جو پہلے کانوں اور آنکھوں پر اثر انداز ہوں۔ پھر اندر کی طرف جائیں اور روحانی طریق وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کلام نازل ہوا۔ وہ پہلے دل پر نازل ہوا پھر وہ دماغ کی طرف آیا۔ اور دماغ کے بعد وہ کانوں اور آنکھوں کی طرف آیا۔ پس اعلیٰ طریق یہی ہے کہ تغیر اندر سے باہر کی طرف آئے۔ کیونکہ یہی طریق خدا تعالیٰ نے اختیار کیا ہے۔

ہماری جماعت کو بھی جبکہ وہ اصلاحات کے ایک عام دور میں سے گزر رہی ہے اپنے اندر

اس قسم کا تغیر پیدا کرنا چاہیئے

دنیا میں شاید کبھی اتنی اصلاحی تحریکیں جاری نہیں ہوئیں جتنی اس زمانہ میں جاری ہوئی ہیں اس زمانہ میں متعدد تحریکیں مختلف ناموں پر جاری ہوئی ہیں۔ کوئی بولشوازم کے نام پر ہے۔ کوئی سوشلزم کے نام پر ہے کوئی نازیزم کے نام پر ہے کوئی ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشن کے نام پر ہے کوئی جمہوریت کے نام پر ہے۔ کوئی استقلال کے نام پر ہے۔ اور کوئی حریت کے نام پر ہے۔ غرض اس زمانہ میں اتنی سیاسی تمدنی اور مذہبی تحریکیں جاری ہیں کہ اس سے قبل شاید بلکہ یقیناً دنیا میں اتنی تحریکیں جاری نہیں ہوئیں۔

پرانے زمانہ کا معیار

یہ تھا کہ ایک ایک چیز لو۔ اسے پرکھتے جاؤ اور اس کی درستی کرتے جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ تکمیل تک پہونچ جائے۔ اسی لئے آج سے ہزار سال قبل جو کپڑے ہمارے آباؤ اجداد پہنتے تھے۔ وہ آج بھی دیکھنے میں آتے ہیں پرانے زمانہ میں وہی چیزیں چلتی تھیں جن میں آہستہ آہستہ ارتقا ہوتا جاتا تھا۔ چند قسم کے کپڑے تھے۔ جو پرانے زمانہ میں معروف تھے۔ اور وہ آج تک موجود ہیں۔ مثلاً تافتہ ہے زربفت ہے۔ مخمل ہے۔ سینکڑوں سال پہلے ہمارے آباؤ اجداد یہ کپڑے پہنتے تھے۔ اور آج بھی لوگ یہ کپڑے پہنتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں یوروپ کو دیکھ لو۔ اگر کسی کو ایک کپڑا پسند آ گیا ہے۔ اور وہ اگلے سال وہی کپڑا تلاش کرنے نکلے تو وہ کپڑا اسے نہیں ملے گا۔ اگر کوئی بازار جائے۔ اور دوکاندار سے کہے کہ مجھے اس کوٹ کا کپڑا پسند ہے۔ یہ کپڑا مجھے دو۔ تو دوکاندار کہے گا بارہ ماہ قبل اس کا رواج تھا۔ آج تو اس کا رواج نہیں۔ آجکل اور ڈیزائن آ گئے ہیں۔ غرض تافتہ دمشقی مخمل اور زربفت کے کپڑے جو ہزاروں سال پہلے کے ہیں۔ وہ تو آج بھی ملتے ہیں۔ لیکن یوروپ کا بنا ہوا کپڑا اگلے سال بھی نہیں ملے گا۔ حالانکہ وہ چیز اچھی بھی ہوتی ہے۔ اور لوگوں میں مقبول بھی ہوتی ہے۔ لیکن

فیشن بدلنے کا شوق

ہوتا ہے۔ اس لئے اگلے سال کپڑے کا کوئی نیا ڈیزائن بازار میں آ جائے گا۔ اور پہلا ڈیزائن غائب ہو جائے گا۔ بلکہ بعض دفعہ ایک عام استعمال میں آنے والی چیز بھی ایسی غائب ہو جاتی ہے کہ اسے تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً ہمارے ملک کے تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ ۲۶ کی ململ کی پگڑی اچھی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ۲۶ کی ململ کی پگڑی پہنا کرتے تھے اور میں بھی ۲۶ کی ململ کی پگڑی ہی پہنتا ہوں۔ لیکن اب یہ ململ بازار سے غائب ہو گئی ہے اور اس کا حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اب کوئی واقف کار ملتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ کہیں سے ۲۶ کی ململ لا دو۔ کیونکہ اس ململ کی پگڑی باندھنے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ دوسری ململ موٹی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی پگڑی ہاتھ میں نہیں آتی۔ اور یا پھر ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ لیکن ابھی

ایک نسل بھی نہیں گزری

کہ یہ ململ بازار میں نہیں ملتی۔ بچپن میں جو لٹھا آپ لوگ پہنا کرتے تھے۔ وہ آج نہیں ملتا۔ جس لٹھے کے کپڑے تم اب پہنتے ہو۔ وہ تمہارے بڑھاپے کے وقت نہیں ہو گا۔ لیکن جہاں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد فیشن بدل جاتا ہے۔ وہاں تمہارا پرانا طریق نہیں بدلتا وہی زربفت آج پائی جاتی ہے جو سینکڑوں سال پہلے لوگ پہنا کرتے تھے۔ وہی مخمل اور دمشقی آج پائی جاتی ہے۔ جو آج سے ہزاروں سال پہلے مستعمل تھی۔ کیونکہ

کیونکہ

پرانا طریق یہ تھا

کہ اگر کوئی اچھی چیز ہو تو اُسے سنے چلو جیسا کنگھیوں کو ہی لے لو۔ کتنی معمولی چیز ہے کنگھیاں ہزاروں سال کی چلی ہوئی ہیں۔ جو کنگھیاں آج بنائی جاتی ہیں۔ وہی کنگھیاں ہمارے باپ دادا بنایا کرتے تھے۔ وہی کنگھیاں دسویں صدی میں بنائی جاتی تھیں وہی کنگھیاں نویں صدی میں بنائی جاتی تھیں۔ وہی کنگھیاں آٹھویں اور ساتویں صدی میں بنائی جاتی تھیں وہی کنگھیاں چھٹی اور پانچویں صدی میں بنائی جاتی تھیں وہی کنگھیاں تیسری اور دوسری صدیوں میں بنائی جاتی تھیں۔ لیکن یورپ کی کنگھیوں کو لو۔ وہ روز بدلتی ہیں۔ کبھی لمبائی کم ہو جاتی ہے۔ کبھی رنگ بدل جاتا ہے۔ کبھی چوڑائی بدل جاتی ہے۔ کبھی دھات بدل جاتی ہے کسی وقت لکڑی کی کنگھیاں بنائی جاتی ہیں کسی وقت لوہے کی کنگھیاں بنائی جاتی ہیں اور کبھی پلاسٹک کی کنگھیاں بنائی جاتی ہیں۔ کبھی دندانوں میں فرق پڑ جاتا ہے غرض ہماری کنگھیاں ہزاروں سال سے نہیں بدلیں۔ لیکن یورپ کی کنگھیاں جو آج سے چند سال قبل تھیں۔ اب نہیں ملتیں۔ ملتان میں مٹی کے برتن بنتے ہیں۔ آج سے ہزاروں سال قبل جس رنگ ٹھپے اور نقش کے برتن بنتے تھے۔ اُسی رنگ اور ٹھپے اور نقش کے برتن آج بھی بنتے ہیں۔ پرانے شہر کھودے جا رہے ہیں۔ ان سے اسی ٹھپے رنگ اور نقش کے برتن مل رہے ہیں جو آج کل بنائے جاتے ہیں لیکن انگریزی پیالی جو آج سے دس سال قبل بازار میں ملتی تھی آج نہیں ملے گی۔ کارخانے وہی ہوتے ہیں۔ لیکن نئے ڈیزائن آ جاتے ہیں اور پرانے ڈیزائن ختم ہو جاتے ہیں۔ غرض دلوں سے نکلی ہوئی اور

خدا تعالیٰ کے منبع سے آئی ہوئی چیز

جو ہوتی ہے وہ پائیدار ہوتی ہے اور پرانے لوگ چاہتے تھے کہ ان کی بنائی ہوئی چیزیں بھی خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرح پائیدار ہوں جس طرح ایک مذہب کا پیرو اس بات پر فخر کرتا تھا۔ کہ میرا مذہب ہزاروں سال سے ہے اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اسی طرح ایک مٹی کے برتن بنانے والا اس بات پر فخر کرتا تھا۔ کہ سالہا سال سے وہ اسی قسم اسی رنگ اور اسی ٹھپے کے برتن بنا رہے ہیں لیکن آج کل تو مذہب اور دین بھی بدل رہے ہیں اور نئی نئی باتیں مذاہب میں داخل کی جا رہی ہیں۔ غرض دنیا میں اب نئی سے نئی چیزیں آ رہی ہیں۔ نہ پرانے کپڑے ملتے ہیں۔ نہ پرانے برتن ملتے ہیں۔ نہ پرانی قسم کا فرنیچر ملتا ہے۔ اور بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ وہ کیوں بدل گئیں۔ کرسی کو لے لو۔ آج سے چند سال پہلے اس کی جو شکل تھی وہ آج نہیں۔ اس کی لکڑی کی موٹائی پہلے کی نسبت کم ہو گئی ہے تو گویا

اس کی شکل بدل دی گئی ہے

تو اس میں کیا فائدہ نظر آیا ہے۔ ایک دکاندار سمجھے گا کہ اس کا فائدہ تو کچھ نہیں فیشن بدل گیا ہے۔ فیشن کیوں بدلا اس کی وہ کوئی وجہ بیان نہیں کر سکے گا۔ میں نے اب مکان بدلا۔ تو میں لاہور گیا اور میں نے چاہا کہ بعض وہ چیزیں خریدوں جو قادیان میں ہمارے گھروں میں ہوتی تھیں۔ لیکن دکاندار کہنے لگا اب فیشن بدل گیا ہے وہ چیزیں اب نہیں مل سکتیں گویا آج سے پانچ سات سال قبل جو چیزیں قادیان میں ہمارے استعمال میں آتی تھیں آج بازار میں نہیں ملتیں۔ ان کی جگہ نئی چیزوں نے لے لی ہے میں نے دکاندار سے کہا۔ پرانی فہرست ہی دکھا دو۔ تو وہ کہنے لگا۔ پرانی فہرست کون رکھتا ہے۔ اب نئی فہرستیں ہیں۔ نئی چیزیں ہیں۔ پس آج کل کی ہر چیز بدلتی ہے لیکن ہمارا پرانا طریق برابر قائم ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پرانے لوگ ہر چیز میں سوچ سمجھ کر اور آہستہ آہستہ تغیر کرتے تھے لیکن آج کل محض فیشن کے بدلنے پر چیزیں بدل جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تغیر واقع ہونا ایک لازمی چیز ہے۔ اور اس کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن

اندھا دھند تغیر پیدا کرنا تباہی کا موجب ہوتا ہے

جس طرح یہ بات خطرناک ہے کہ جو بات حضرت امام ابو حنیفہ رح آج سے بارہ سو سال پہلے کہہ گئے تھے وہ نہیں بدلے گی۔ جس طرح یہ بات خطرناک ہے کہ امام شافعی رح بارہ پونے بارہ سو سال پہلے جو بات کہہ گئے تھے وہ نہیں بدلے گی۔ یا امام احمد بن حنبل بارہ ساڑھے بارہ سو سال پہلے جو بات کہہ گئے تھے وہ نہیں بدلے گی۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ ایک شخص قرآن اور حدیث کو پوری طرح سمجھتا نہ ہو اور وہ نئے نئے مسائل نکالتا رہے۔ تغیر چاہے کتنا ہی قلیل ہو بڑے تجربہ غور اور فکر کے بعد کرنا چاہیئے مگر اسی زمانہ میں مذہب میں اسی طرح دست درازی ہو رہی ہے کہ لوگ نئے نئے مسائل مذہب میں داخل کر رہے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دوست مہر نبی بخش صاحب تھے وہ بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ بعد میں احمدی ہوئے اور نہایت مخلص احمدی ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مسئلہ نکالا کہ

عربی زبان امّ الالسنہ ہے

یعنی سب زبانیں اسی سے نکلی ہیں۔ مہر نبی بخش صاحب نے اس مسئلہ کو لے لیا۔ اور اسی کام میں مشغول ہو گئے۔ کہ ہر لفظ کا عربی زبان سے نکلا ہوا ہونا ثابت کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو لغت کے واقف تھے۔ صرف و نحو کے واقف تھے۔ زبان کے واقف تھے۔ آپ جو مسئلہ نکالتے تھے علم کی بنا پر نکالتے تھے۔ جب آپ نے یہ کہا تھا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے تو اس سے آپ کی یہ مراد تو نہیں تھی کہ قرآن کریم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ بڑھئی کا کام کس طرح کیا جائے۔ یا اس میں یہ بھی ذکر آتا ہے کہ کھیتی باڑی کے کیا اصول ہیں۔ سب کچھ سے مراد یہ تھا کہ تمام ضروریات دینیہ قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن مہر نبی بخش صاحب نے خیال کر لیا کہ سب کچھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ چنانچہ کسی نے ان سے کہہ دیا کہ آلو اور مرچوں کا قرآن کریم میں کہاں ذکر ہے۔ وہ کہنے لگے۔ اللؤلؤ والمرجان (جس کے معنے موتی اور مونگا کے ہیں) آلو اور مرچیں ہی ہیں اور کیا ہے پس ایک طرف تو اتنا اندھیر ہے کہ بعض کے نزدیک خدا تعالیٰ کے قول کی طرح فقہاء کا قول بھی نہیں بدلتا۔ اور دوسری طرف لوگ تغیر و تبدل کرتے ہیں تو اندھیر مچا دیتے ہیں کوئی اصول اور قاعدہ نہیں ہوتا حالانکہ

اصل طریق وسطی ہے

انسان کو تغیر قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے لیکن تغیر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ جب چاہتا ہے۔ تغیر پیدا کرتا ہے اور جب وہ تغیر پیدا کرتا تو دنیا اسے تغیر پیدا کرنے سے روک نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک شخص قادیان آیا وہ مخلص احمدی تھا اس نے کہا اگر حضرت مرزا صاحب کو کہا جاتا ہے کہ آپ ابراہیم ہیں نوح ہیں۔ موسیٰ ہیں۔ عیسیٰ ہیں۔ محمد ہیں تو مجھے بھی خدا تعالیٰ ہر وقت یہی کہتا ہے کہ تو محمدؐ ہے لوگ اسے سمجھانے لگے۔ تو اس نے کہا

خدا تعالیٰ کی آواز مجھے آتی ہے

وہ خود مجھے کہتا ہے کہ تو محمدؐ ہے تمہاری دلیلیں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں۔ جب لوگ سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے تو انہوں نے خیال کیا کہ بہتر ہے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے چنانچہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ سے درخواست کی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کر کے وقت لے دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور آپ نے فرمایا اچھا اس شخص کو بلا لو۔ چنانچہ وہ شخص حضور کی خدمت میں لایا گیا۔ اور اُس نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت یہ کہتا ہے کہ تم محمدؐ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے تو خدا تعالیٰ ہر وقت یہ نہیں کہتا کہ میں ابراہیم ہوں موسیٰ ہوں۔ عیسیٰ ہوں۔ لیکن جب وہ کہتا ہے کہ تم عیسیٰ ہو تو وہ عیسیٰ والی صفات بھی مجھے دیتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے کہ تم موسیٰ ہو تو موسیٰ والے نشانات بھی مجھے دیتا ہے۔ اگر وہ آپ کو ہر وقت محمدؐ کہتا ہے تو کیا وہ آپ کو

قرآن کریم کے معارف

لطائف اور حقائق بھی دیتا ہے یا نہیں اس نے کہا۔ دیتا تو کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا دیکھو۔ سچے اور جھوٹے میں یہی فرق ہوتا ہے اگر کوئی شخص سچے طور پر کسی کو مہمان بناتا ہے تو وہ اُسے کھانے کو دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی کسی سے مذاق کرتا ہے تو وہ یونہی کسی کو بُلا کر اس کے سامنے خالی برتن رکھ دیتا ہے اور کہتا ہے یہ پلاؤ ہے یہ زردہ ہے خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا۔ شیطان مذاق کرتا ہے اگر آپ کو محمدؐ کہا جاتا ہے اور پھر قرآن کریم کے معارف لطائف اور حقائق نہیں دیئے جاتے تو ایسا کہنے والا شیطان ہے۔ خدا نہیں۔ خدا تعالیٰ اگر کچھ کہتا ہے تو وہ اس کے مطابق چیز بھی انسان کے آگے رکھ دیتا ہے۔ اگر آپ کے سامنے کوئی چیز نہیں رکھی جاتی تو آپ یقین کر لیں کہ آپ کو محمد کہنے والا خدا نہیں شیطان ہے حقیقت یہ ہے کہ

تغیر خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے

اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تو لوگوں کی توجہ آپ ہی آپ

آپ کی طرف ہوگئی۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ کسی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سنا ہو اور اس نے آپ کو کوئی اہمیت نہ دی ہو اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت بھی بتا رہی ہے کہ لوگ آپ کو اہمیت دیتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو اپنے اندر استقلال پیدا کرنا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ نے انہیں ایک عظیم الشان روحانی تغیر کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ اور عظیم الشان تغیر دلوں کی اصلاح سے ہی ہو سکتا ہے۔ بیرونی اصلاح سے نہیں۔

یوروپین تحریکیں

بیرون سے اندرون کی طرف چلتی ہیں اور خدا تعالےٰ کی تحریکیں اندرون سے بیرون کی طرف چلتی ہیں۔ مجھے اس خطبہ کی تحریک خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے ہوئی ہے۔ نوجوانوں کا جلسہ ہو رہا ہے اور یہاں لفٹ رائٹ۔ لفٹ رائٹ ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس سے بھی اصلاحیں ہوتی ہیں لیکن یہ اصلاحیں زیادہ دیر تک نہیں چل سکتیں۔ اس کے مقابلہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تبدیلی پیدا کی وہ دل سے تعلق رکھتی تھی اس کا تعلق اندرون سے تھا اس لئے

آپ ایک حقیقی تبدیلی پیدا کر گئے

آج آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر چودہ سو سال گذر رہے ہیں لیکن اس کے نقش ابھی قائم ہیں۔ فلاسفروں کی کتب پڑھنے والے آج بھی ہزاروں ہوں گے۔ جالینوس کی کتابیں پڑھنے والے سینکڑوں ہوں گے۔ لیکن ان پر عمل کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے اس گئے گذرے زمانہ میں بھی لاکھوں کی تعداد میں ہوں گے۔ اس کے مقابل پر آپ کے بعد جو فلسفی آئے ان کی تعلیم پر عمل کرنے والے دس افراد بھی نہیں ملتے۔ پس جس تغیّر کے نقش مستقل ہوتے ہیں وہی تغیر بابرکت ہوتا ہے۔ ورنہ صرف ظاہری تبدیلی اچھی نہیں

دنیا ایک روحانی تغیّر چاہتی ہے

اور وہ تغیّر ضرور ہو کر رہے گا۔ اس تغیر کو کوئی نہ کوئی جماعت پیدا کرے گی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہے کہ ایسا تغیّر کوئی جماعت ہی پیدا کرتی ہے۔ پس جب ایسا تغیّر مقدر ہے تو

ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ کوشش کریں کہ ہمیشہ ہمیش یادگار قائم کرنے والا کام ان سے ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو وہ یاد رکھیں کہ یہ تغیّر دلوں سے پیدا ہوگا۔ ظاہر سے دل نہیں بدلتا۔ دل سے ظاہر بدلتا ہے۔ بے شک بعض دفعہ ظاہر سے بھی دل بدل جاتے ہیں۔ لیکن نہایت آہستہ آہستہ۔ صحیح طریق یہی ہے کہ پہلے دلوں کی اصلاح کی جائے اور پھر ظاہر کو بدلا جائے کیونکہ روحانی تبدیلی دل سے پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر باہر سے تعلق پیدا کرتی ہے ؛؛

دوست چندہ امداد درویشاں کو یاد رکھیں

یہ ایک بڑی اہم جماعتی ذمّہ داری ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کچھ عرصہ سے چندہ امداد درویشان میں کافی کمی آگئی ہے۔ جس سے مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو۔ اس کے لئے بار بار تذکیر یعنی یاد دہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سو میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امداد درویشان کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمّہ داری ہے۔ جس کی طرف سے مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو درویش (اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق حقیقۃً درویش ہی ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں اور ہندوستان میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں۔ اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے۔ جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے۔ کیونکہ ان میں سے اکثر بڑی تنگی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خدائی توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں۔ یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے ہو سکتی ہے۔

(۱) اوّل جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں۔ اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں۔ اُن کی مالی امداد کا انتظام کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ جس میں بوڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پر امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد وغیرہ شامل ہے۔

(۲) جو درویش وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آکر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں۔ اُن کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تاکہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں۔ اور اپنے ویزا کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں۔ جن میں بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں۔ اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ گذشتہ جلسہ کے موقع پر جو بکصد درویش ربوہ آئے تھے ان پر دفتر ہذا کا زائد از تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰) خرچ ہوا تھا۔ اس سے خرچ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمّہ داری کی طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ كَانَ فِي عَوْنِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي عَوْنِهِ " یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے " اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں۔ بلکہ خاص حالات میں اپنے ان مخلص درویش بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دارالامان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ (مرزا بشیر احمد) ۶۱/۱/۲۳

درخواست دعا

میرے برادر اکبر منظور احمد خانصاحب خزانچی دفتر امانت بعارضہ قلب دو ہفتہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ابھی تک مکمل صحت نہیں ہوئی۔ کمزوری کافی زیادہ ہوگئی ہے۔ وقتاً فوقتاً دل کا دورہ پڑتا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انکو جلد شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

(عبد المجید خاں دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے !

نقد وصولی چندہ وقفِ جدید سال چہارم

نام	پیسے	روپے
ملک عمر علی صاحب۔ رئیس ملتان	۰	۱۲۰
جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۶۹	۸۷
غلام محمد صاحب منجانب جماعت کسووالہ ضلع ملتان	۱۳	۶۸
وسیم احمد صاحب قیصرانی منجانب جماعت شیر گڑھ	۰	۳۷
حاجی اللہ دتہ صاحب ملکوال	۰	۳
محمد شریف صاحب منجانب جماعت صادق آباد	۰	۱۸۷
چوہدری نذیر احمد صاحب محمود آباد	۵۶	۲۹
چوہدری محمد نذیر صاحب منجانب جماعت امین آباد	۰	۱۴
مشتاق غلام صاحب منجانب جماعت روہڑی	۶۲	۱۰
بشیر احمد صاحب جانب جماعت ڈسکہ	۲۵	۱۴
سید محمد یوسف صاحب کھاریاں	۰	۱۲

نام	پیسے	روپے
میر اللہ بخش صاحب تلونڈی راہوالی	۰	۳
لفٹننٹ کرنل محمد حسین خان صاحب بہاولپور	۲۲	۱۰
محمد اسرائیل صاحب بنوں	۱۳	۴
احمد الدین صاحب کوٹ پرا مدرسہ چٹھہ	۰	۲۷
صوفی رمضان علی دارالصدر شرقی	۲۵	۲
نور احمد خانصاحب حلقہ گوالمنڈی لاہور	۷۵	۲۱
محمد بخش صاحب گھیٹ پورہ	۰	۱۲
مولوی خورشید احمد صاحب "	۰	۶
منشی ابراہیم صاحب ڈنڈپور خسرو بیاں	۰	۶
حکیم محمد الدین صاحب "	۰	۶
میجر بشیر احمد صاحب کراچی	۰	۷
چوہدری عبد اللطیف صاحب ملتان چھاؤنی	۰	۵۰
حلیمہ بی بی صاحبہ نوشہرہ	۰	۶

نام	پیسے	روپے
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ	۰	۶
اہلیہ صاحبہ " "	۰	۶
مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ	۰	۲۵
چوہدری عبد القادر صاحب ملتان چھاؤنی	۰	۱۰
مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان	۰	۶
ڈاکٹر رشید احمد صاحب "	۰	۶

جماعت احمدیہ کی طرف سے آنریبل چیف جسٹس آف انڈیا کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

تاراپور (بھارت) ۲۷ دسمبر آج مقامی کالج میں منعقدہ تقسیم انعامات کی تقریب کے موقعہ پر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کی طرف سے چیف جسٹس آف انڈیا آنریبل ڈاکٹر بھوبنیشور پرشاد کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ آنریبل موصوف تاراپور کے باشندگان کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تھے اور آج ہی مقامی کالج آدرش ودیالیہ کی طرف سے تقسیم انعامات کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے علاقہ کے بہت سے معززین کو دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے بعض احباب بھی تقریب میں مدعو تھے:۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ خانپور ملکی کی طرف سے آنریبل موصوف کی خدمت میں قرآن کریم کا ہدیہ اور دیگر اسلامی کتب پیش کرنے فیصلہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ منتظمین تقریب شریمان ڈاکٹر سوامودر پرشاد چوہدری ایم بی بی ایس و شریمان جے منگل سنگھ جی شاستری سے جب اس قسم کی درخواست کی تو انہوں نے بڑی خوشی سے وقت دئے جانے کا وعدہ فرمایا۔

جب پروگرام آنریبل چیف جسٹس دس بجے بذریعہ کار تشریف لائے۔ اہالیان تاراپور نے استقبال کیا اور بارہ بجے دوپہر جلسہ تقسیم انعامات زیر صدارت جناب بابو نندکمار سنگھ سابق صدر پراونشل کانگرس کمیٹی شروع ہوا۔ سکول۔ کالج اور پنچایت پریشد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ بعض دیگر مقررین نے تقاریر کیں۔ آنریبل چیف جسٹس نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے تاراپور کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

ازاں بعد جماعت احمدیہ خانپور ملکی کو اپنی پیشکش کے لئے وقت دیا گیا۔ چنانچہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم مولوی عبید الرحمن صاحب فانی نے سٹیج پر پہنچکر چیف جسٹس سے مصافحہ کیا اور تشہد اور تعوذ اور سنسکرت کے دعائیہ سلوک پڑھنے کے بعد مختصر طور پر ایڈریس پیش کیا اور کہا۔

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ خانپور ملکی آپ کی اس مقام پر تشریف آوری کے موقع پر پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں آپ کو غالباً اس بات کا علم ہے کہ وہ مقدس جماعت جس کے ممبر ہونے کا ہمیں فخر حاصل ہے اس کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی جنم بھومی بھی بھارت ہی ہیں صوبہ پنجاب کے قصبہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقعہ ہے جہاں سے آپ نے امن وشانتی کا پیغام ساری دنیا کو دیا اور اس روح پرور پیغام کی اشاعت و تبلیغ آج روئے زمین کے قریباً ہر ملک میں قائم شدہ احمدیہ مشنز کے ذریعہ باقاعدگی سے ہو رہی ہے۔

احمدیہ جماعت ایک روحانی جماعت ہے اسلئے ہم ممبران جماعت احمدیہ خانپور ملکی اس وقت آپ کی خدمت میں اسی قسم کا ایک روحانی تحفہ بعض ضروری کتب کی صورت میں پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ ان میں پہلے نمبر پر دی ہولی قرآن۔ دوسرے نمبر پر لائف آف محمد اسی طرح دی ٹیچنگ آف اسلام احمدیت یعنی حقیقی اسلام وغیرہ کتب ہیں۔ ہم آپ سے مودبانہ درخواست کرتے ہیں کہ ازراہ کرم ان کتب کو مطالعہ فرما کر ہم سب ممبران کو شکریہ کا موقعہ دیں۔

اس مختصر تقریر کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف نے نائیلون کے ایک رومال میں لپٹے ہوئے قرآن کریم انگریزی و دیگر کتب کا روحانی ہدیہ آنریبل چیف جسٹس کی خدمت میں پیش کیا جسے موصوف نے بڑے احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر قبول فرمایا اور اسی وقت کھڑے کھڑے ~~سرسری~~ مطالعہ و ملاحظہ فرماتے رہے تحفہ قبول کرنے کے بعد معزز مہمان نے مولوی صاحب موصوف سے دوبارہ مصافحہ کیا اور تحفہ دینے پر شکریہ ادا کیا۔ مجمع نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔ فوٹو گرافروں نے فوٹو لئے اور اخبارات کے نامہ نگاروں نے جلسہ کے ضروری کوائف کے ساتھ اس پیشکش کا خصوصیت سے رپورٹ میں ذکر کیا۔

حسب پروگرام جلسہ کی بقیہ کارروائی کی تکمیل کے سلسلہ میں معزز مہمان نے اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کئے اور ہر لحاظ سے یہ پررونق تقریب چار بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں شمولیت اور معزز مہمان کی تقریر سننے کے لئے آدرش ودیالیہ کے وسیع میدان میں پندرہ ہزار کے قریب مجمع تھا جس میں مونگھیر ضلع اور بھاگلپور کمشنری کے اعلےٰ سرکاری وغیر سرکاری افسران اور رؤساء علاقہ خاصی تعداد میں تشریف فرما تھے۔

تقریب کے اختتام پر اردو، ہندی، انگریزی، گورمکھی، بنگالی زبانوں کا احمدیہ لٹریچر خاصی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اس سلسلہ میں جماعت کے جملہ خدام و اطفال نے خوب مستعدی سے کام لیا۔ اس وقت لٹریچر کی مانگ اتنی زیادہ ہوئی کہ باوجود کافی لٹریچر موجود ہونے کے افسوس ہے کہ ہم سب کی خواہش پوری نہ کر سکے۔

(بدر قادیان)

انگلستان کے مشہور سائنسدان سر ہیری میل ڈل کو تبلیغ اسلام

(از مکرم ملک عمر علی احمد صاحب بی اے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۱ء بوقت ۱۱ بجے صبح مشہور پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام صاحب احمدی (پروفیسر امپیریل کالج آف سائنس لندن) ملتان کے ہوائی اڈہ پر تشریف لائے۔ آپ نے جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کے خاص ہوائی جہاز میں لاہور سے ملتان تک سفر کیا۔ انگلستان کے مشہور سائنسدان سر ہیری میل ڈل (Sir Harry Mel Welle) بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ سرکاری افسران معززین شہر اور مختصر احباب جماعت احمدیہ نے استقبال کیا آپ نے اپنے چند گھنٹوں کے مختصر قیام کے دوران واپڈا کے بجلی گھر کا معائنہ کیا۔ نشتر کالج گئے اور دوپہر کا کھانا کالونی ٹیکسٹائل ملز میں کھایا۔ دو بجے بعد دوپہر آپ بذریعہ ہوائی جہاز واپس لاہور روانہ ہو گئے۔ خاکسار پروفیسر صاحب کے ساتھ رہا اور انہیں ہوائی اڈہ پر الوداع کہا سر ہیری میل ڈل کو اسلام اور احمدیت کے بارے میں لٹریچر پیش کیا اور مختصر طور پر پیغام حق انہیں پہنچایا۔ خاکسار نے بتایا کہ ”موجودہ دور میں سائنس نے بنی نوع انسان کو بے پناہ طاقت عطا کر دی ہے۔ جس میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر انسان نے سچے مذہب کی رہنمائی میں اپنی طاقت کا صحیح استعمال نہ سیکھا تو یہ سائنس کی عطا کردہ طاقت دنیا کے لئے عظیم نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ میں نے کہا ہمارے نزدیک اسلام واحد مذہب ہے جو سچا زندگی بخش اور قابل عمل ہے۔ صرف یہی مذہب دنیا میں صحیح معنوں میں امن قائم کر سکتا ہے اور بنی نوع انسان کی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اسلامی نظریات کا بغور مطالعہ فرما دیں۔ اور اسلام کے بیان کردہ اصولوں کو اپنانے کی کوشش فرما دیں۔

تقریب رخصتانہ

برادرم حافظ صالح محمد صاحب ایم ایس سی ابن مکرم سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے جو حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد دکن کے پوتے ہیں ان کا نکاح عزیزہ فرحت اختر بنت مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا اور نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۷ مارچ ۱۹۵۹ء کو ”بیت الفضل“ کراچی میں فرمایا تھا۔

مورخہ ۲۳/۱/۶۱ کو کراچی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی بعض معززین غیر احمدی بھی اس تقریب میں شامل ہوئے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید مکرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری کی مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کا لکھا ہوا ایک سہرا نسیم احمد صاحب نے پڑھا مکرم امیر صاحب نے ہر دو خاندان کی دینی خدمات کا ذکر فرمایا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی — برادرم حافظ صالح محمد صاحب شکاگو امریکہ میں بغرض تعلیم مقیم ہیں۔ چنانچہ عزیزہ فرحت اختر ۲۶/۱ کو صبح ۱/۲ ۹ بجے P.A. کے جہاز سے امریکہ کیلئے روانہ ہوئی دعاؤں کیساتھ رخصت کیا گیا اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے انڈیا سے محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ علی محمد صاحب بھی آئی ہوئی تھیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت فرماوے۔ آمین۔ ۲۷/۱ کی صبح کو عزیزہ خیریت سے نیویارک امریکہ پہنچ گئی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

چندہ تحریک جدید ۲۷ کی سو فیصدی ادائیگی کرنیوالے مجاہدین!

السابقون الاوّلون کی آٹھویں قسط

اشاعت اسلام کے اخراجات کو اپنے ذاتی اخراجات پر مقدم رکھنے کی وجہ سے یہ مجاہدین ساعی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ لہذا قارئین کرام سے ان کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نام	مقام	رقم
۱۵۱۔ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب۔ خوشاب	ضلع سرگودھا	۱۵/- روپے
۱۵۲۔ مکرم ملک ولی داد صاحب۔	کھائی ضلع سرگودھا	۵/- 〃
۱۵۳۔ مکرم ملک ذوالفقار احمد صاحب۔	〃 〃	۵/- 〃
۱۵۴۔ مکرم محمد حیات صاحب۔	〃 〃	۵/- 〃
۱۵۵۔ مکرم ملک بشیر محمد صاحب۔	〃 〃	۵/- 〃
۱۵۶۔ مکرم صادق محمد صاحب	〃 〃	۵/- 〃
۱۵۷۔ مکرم ملک نائب محمد صاحب	〃 〃	۵/- 〃
۱۵۸۔ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب چک ۱۲۱ ج ب	ضلع لائلپور	۷/- 〃
۱۵۹۔ مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ	〃 〃	۵/- 〃
۱۶۰۔ مکرم چوہدری فضل الرحمن صاحب اسلم نائب تحصیلدار چیچہ وطنی		۵۶/- 〃
۱۶۱۔ مکرم فتح محمد خانصاحب بستی بزدار۔	ضلع ڈیرہ غازی خاں	۹/۱۰/- 〃
۱۶۲۔ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ ربجن	ضلع سرگودھا	۸/۵/- 〃
۱۶۳۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ چک ۴۸ ج ب	〃 〃	۱۰/- 〃
۱۶۴۔ مکرم چوہدری عبدالحی صاحب	نانڈیانوالہ منڈی ضلع لائلپور	۱۶/۵/- 〃
۱۶۵۔ مکرم عبدالرشید خانصاحب	〃 〃	۱۶/۵/- 〃
۱۶۶۔ مکرم محمد صادق صاحب	چک ۵۵ اوکاڑہ	۱۴/- 〃
۱۶۷۔ مکرم فضل الدین صاحب چک ۱۰۸ ج ب	ضلع لائلپور	۷/- 〃
۱۶۸۔ مکرمہ عمر بی بی صاحبہ	〃 〃	۷/- 〃
۱۶۹۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ٹیچر پوبیاں کلاں	ضلع جہلم	۸/۳ 〃
۱۷۰۔ مکرمہ حکمت سلطانہ صاحبہ	منٹگمری	۱۹/- 〃
۱۷۱۔ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب	〃	۱۰/- 〃
۱۷۲۔ مکرمہ امۃ السلام صاحبہ	〃	۶/- 〃
۱۷۳۔ مکرم ملک سعید احمد صاحب	〃	۶/- 〃
۱۷۴۔ مکرم قاضی محمود الحسن صاحب	〃	۱۲/- 〃
۱۷۵۔ مکرم ملک نور احمد خانصاحب	〃	۸/۸ 〃

تصحیح اخبار الفضل مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۱ء میں "مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر شائیں" کے تحت شائع ہونے والی فہرست نمبر ۱۹ کے شمارہ نمبر ۱۳۰ میں غلطی ہو گئی ہے جسب ذیل تصحیح فرمالی جائے۔

مکرم چوہدری امیر الدین صاحب۔ منجانب والدہ مرحومہ کریم بی بی صاحبہ سیمنٹ بلڈنگ لاہور

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت مرزا عبدالرشید کارکن دفتر دیوان کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم دفعدار محمد عبداللہ صاحب درویش کا پوتا ہے۔ احباب جماعت بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(لطیف احمد عارف)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بچہ عزیزم سفیر احمد چند دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے۔ جس سے وہ کافی کمزور ہو چکا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ (شریف احمد ڈیرھ صوبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ ڈی ضلع خیرپور میرس)

(۲) خاکسار کا بچہ رشید احمد انور ایک لمبے عرصہ سے اعصابی مرض میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (ماسٹر) محمد عمر انور سرگودھا)

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ امان ۱۳۴۰ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلد اطلاعات بھجوا دیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

اعلان دارالقضا

مکرم چوہدری نوردین صاحب ذیلدار مرحوم ساکن چک نمبر ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری کے نام پر ایک معقول رقم بسلسلہ اراضی اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) واپس دئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مرحوم کی ہردو بیوگان (محترمہ مہر بی بی صاحبہ و محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ) اور چوہدری اللہ دتہ صاحب نمبردار۔ چوہدری شاہ محمد صاحب۔ چوہدری غلام محمد صاحب پسران سربلند صاحب و چوہدری غلام نبی صاحب۔ چوہدری غلام حیدر صاحب پسران چوہدری فضل دین صاحب اور چوہدری رسول بخش صاحب۔ چوہدری رحمت خاں صاحب چوہدری عبداللہ خاں صاحب، چوہدری احمد خاں صاحب چوہدری پیر محمد صاحب پسران چوہدری قاسم دین صاحب۔ پندرہ افراد نے درخواست دی ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم کے نام پر ملنے والی اس رقم کے ہم حقدار ہیں۔ کیونکہ مرحوم کے ہم ہی وارث ہیں۔ اور یہ کہ یہ رقم چوہدری فتح محمد صاحب ولد چوہدری رسول بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری کو دے دی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اس درخواست پر مکرم سیکرٹری صاحب مال صوفی غلام رسول صاحب اور مکرم رسول بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-L کی تصدیق درج ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ بعد میں کوئی اعتراض نہیں سنا جائے گا۔ (ناظم دارالقضاء)

ضرورت ڈسپنسر

عدن میں ایک کوالیفائڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ جو احباب باقاعدہ ڈسپنسر ہوں اور اس کام کا اچھا تجربہ رکھتے ہوں۔ ان کے لئے اچھا موقع ہے۔

تنخواہ:- ۴۰۰-۱۷-۴۰۰-۶۲۰-۳۰-۵۰۰ شلنگ ہوگی

کرایہ سفر:- ڈسپنسر اور ان کی اہلیہ کے لئے ہر تین سال بعد کرایہ سیکنڈ کلاس بحری سفر

مکان:- مکان مہیا کیا جائیگا جس کا کرایہ ½ تنخواہ ماہوار ہوگی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ضروری کوائف مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں۔

(وکیل التبشیر۔ ربوہ)

---

(۳)

میرے والد حکیم روشن الدین صاحب چک نمبر ۹۶ گ ب بعارضہ کھانسی اور اعصابی عوارض چند دن سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ایم رفیق بھٹی۔ بی۔ ایس سی (میڈیکل)
گورنمنٹ کالج لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

113

منگلا بند کے منصوبہ پر کام شروع کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے

ڈیڑھ ارب روپیہ صرف ہوگا منصوبے سے متاثر ہونے والی آبادی کو روزگار مہیا کیا جائیگا

پشاور ۳۰ جنوری۔ منگلا بند کے چیف انجینئر نے کل یہاں بتایا ہے کہ ایک ارب پچاس کروڑ روپے کے اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کرنے کے انتظامات قریب قریب مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ پراجیکٹ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری معاہدے کے تحت متبادل تعمیرات کا ایک حصہ ہوگا۔

چیف انجینئر نے بتایا کہ دینا اور منگلا تک بڑی سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں اور بند کی جگہ کو بڑی ریلوے لائن سے ملانے کے لئے پٹڑی بچھائی جا چکی ہے۔ دریائے جہلم پر ساڑھے چھ سو فٹ لمبا پل بھی جلد ہی مکمل ہونے والا ہے۔ آپ نے بتایا کہ دریائے جہلم کے دائیں کنارے ضمنی بجلی پیدا کی جائے گی۔ بائیں کنارے پر بھی اسی قسم کا ایک بجلی گھر بنایا جا رہا ہے جو عنقریب مکمل ہونے والا ہے۔ ایک چھوٹا ہوائی اڈہ بھی تعمیر کیا جا رہا ہے جس پر اچھے موسم میں طیارے اتر سکیں گے۔

چیف انجینئر نے کہا کہ ابتداء میں ان لوگوں کو مزدور اور مستری کی حیثیت سے روزگار مہیا کیا جائے گا جو اس منصوبہ سے متاثر ہوں گے۔ زیادہ ہنرمند اور کاریگر عملے کی تربیت کے لئے کام شروع ہو چکا ہے۔

منگلا بند پاک ہند نہری معاہدے کے تحت معرض وجود میں آنے والی متبادل تعمیرات کا ایک حصہ ہے۔ اس بند کی تعمیر سے دریائے جہلم کا چار لاکھ ۷۵ ہزار ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کیا جائے گا۔ جو مشرقی دریاؤں سے بھارت کو مہیا ہونے والے پانی کی کمی پوری کرے گا۔ نہری معاہدے کے تحت تعمیر ہونے والا دوسرا بڑا منصوبہ تربیلا بند ہوگا۔ اس کے علاوہ پانچ بیراج اور سات رابطہ نہریں بھی تعمیر کی جائیں گی۔

منگلا بند کے ساتھ ایک بجلی گھر بھی بنایا جائے گا۔ اس بجلی گھر سے تین لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ بعد میں بجلی گھر کو وسیع کر کے دس لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا کرنے کی گنجائش بھی رکھی جائے گی۔ منگلا بند کے چیف انجینئر نے بتایا ہے کہ مارچ کے آخر تک اس عظیم منصوبہ کے لئے دنیا کے مختلف ملکوں سے ٹنڈر طلب کئے جائیں گے۔

ترکیہ اور روس کے تجارتی مذاکرات

ماسکو ۳۰ جنوری۔ ترکیہ اور روس کے درمیان تجارتی بات چیت میں روس کے وزیر تجارت اور ترکیہ کے سفیر مسٹر فخری کورٹرک اور ترکیہ کے تجارتی وفد کے سربراہ مسٹر ناظم عثمان حصہ لے رہے ہیں۔

شراکت نامے داخل کرنے کی میعاد میں توسیع

لاہور ۳۰ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۶۱ء سے پہلے متروکہ املاک کی منتقلی کے قطعی احکامات حاصل کرنے والے احکامات حاصل کرنے والے اب ۱۵ فروری ۱۹۶۱ء تک دعویداروں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ شراکت نامے داخل کرنے کی میعاد میں یہ توسیع دعویداروں اور جائیدادیں منتقل کرانے والوں کی سہولت کے لئے کی گئی ہے۔ ایسے افراد جنہیں ۱۵ جنوری کے بعد منتقلی کے احکامات ملے ہیں وہ ایسے احکامات کی تاریخ سے تیس دن کے اندر اندر شراکت نامے داخل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متعلقہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر نے جدول IX یا X میعاد کی تصریح نہ کی ہو۔

پاکستان اور عراق میں تجارتی معاہدہ

عراقی وزیر تجارت پاکستان آئیں گے

بغداد ۳۰ جنوری۔ عراقی وزیر تجارت سید ندیم الزہادی پاکستان کے ساتھ ایک تجارتی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے پاکستان جائیں گے۔ عراقی وزیر تجارت نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ خصوصی مقیم مشرق وسطیٰ سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا "میں اپنے دورۂ پاکستان کی تاریخ کا عنقریب اعلان کر دونگا۔"

عراق اور پاکستان نے تجارتی معاہدے کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اور یہ دستخطوں کے لئے تیار ہے۔ سید زہادی نے پاکستان اور اس کے عوام کے لئے گہری محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عراق پاکستان کے ساتھ اپنی تجارت کو فروغ دینے کی بڑی خواہشمند ہے۔ آپ نے مزید کہا اس علاقے میں پاکستان ہمارا بہترین دوست ہے۔ اور ہم دونوں کے درمیان تجارتی تعلقات بڑھانے کے امکانات کے بارے میں پر اقدام کرنے کو تیار ہیں۔ عراقی وزیر تجارت نے کہا میں پاکستان سے خوب واقف ہوں ۱۹۵۰ء میں پاکستان کے ساتھ تجارتی معاہدے پر بات چیت کے لئے میں عراقی تجارتی وفد کے رکن کی حیثیت سے پاکستان گیا تھا۔ پاکستان میں اپنے دس روزہ قیام کے دوران میں نے تین دن لاہور میں بھی قیام کیا تھا۔ اس دورے کی خوشگوار یادیں ابھی تک میرے ذہن میں موجود ہیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰/۱/۶۱ کو اپنے فضل سے لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔

چوہدری احمد دین سکنہ گکرالی ضلع گجرات

فرض پورا کیجئے!

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ اس کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا اوّلین فرض ہے۔ آپ اس طرف توجہ دے کر اپنا فرض پورا کیجئے!

(مینجر الفضل)

دعوت ولیمہ: مورخہ ۱۲ جنوری ۶۱ء کو مکرم عزیزم سید عبدالحی صاحب بی اے شاہد کی دعوت ولیمہ ہوئی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی اور دعوت طعام کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے اجتماعی دعا فرمائی۔

سید عبدالحی صاحب کی شادی مکرم جناب شیخ محبوب الٰہی صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی کی صاحبزادی کیساتھ ہوئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خواجہ عبدالکریم۔ کیفے فردوس گولبازار ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴